سوال

(309) عورت، گدھا اور کالے کتے کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا واقعی عورت، گدھا اور کالے کتے کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو کیا منسوخ ہے یا ابھی تک اس کا حکم برقرار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا سخت اختلافی مسائل میں سے ایک ہے۔ اہلِ علم کے اس میں متعدد مذاہب ہیں۔ جن کی بناء زیادہ تر دلائل مستنبطہ ہے۔ جملہ مذاہب میں سے ہمارے نزدیک محقق اور راجح بات یہ ہے، کہ نمازی کے سامنے سے کسی بھی شے کے گزرنے سے نماز قطع نہیں ہوتی۔ اگرچہ سامنے سُترہ نہ ہو۔ قریب ترین بات یہ ہے کہ وہ احادیث جن میں نماز ٹوٹنے کا ذکر ہے، وہ ان احادیث کے ساتھ منسوخ ہیں، جن میں عدمِ قطع کا ذکر ہے۔

علامہ احمد محمد شاکر، ترمذی (۱۶۴/۲) کے حواشی پر رقمطراز ہیں:

'وَالصَّحِیحُ الَّذِی أَرضَاهُ وَأَختَارُهُ أَنَّ أَحَادِیثَ القَطعِ مَنسُوخَةٌ بِحَدِیثِ لَا یَقطَعُ الصَّلٰوةَ شَیئٌ۔'

''صحیح بات جس پر میں رضا و پسندیدگی کا اظہار کرتا ہوں، وہ یہ ہے کہ قطع کی احادیث حدیث ''لا یقطع الصلوٰة شَیٌٔ'' (نماز کو کوئی شَی قطع نہیں کرتی) کے ساتھ منسوخ ہیں۔

پھر فرماتے ہیں:

'وَقَد حَقَّقتُ تَرجِیحَ النَّسخِ فِی تَعلِیقِی عَلَی المُحَلّٰی لِابنِ حَزمٍ' (۱۴/۴۔۱۵)

یعنی ''المحلّٰی ابن حزم'' کے حواشی پر میں نے نسخ کی تحقیق پش کی ہے۔''

اور امام ابوداؤد اپنی ''سنن'' میں ابوسعید کی روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

'إِذَا تَنَازَعَ الخَبَرَانِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نُظِرَ إِلٰی مَا عَمِلَ بِهِ أَصحَابُهُ مِن بَعدِهِ۔' سنن أبی داود،باب مَن قَالَ: لَا یَقطَعُ الصَّلَاةَ شَیئٌ،رقم:۲۰،

یعنی جب دو احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعارض وارد ہوں، تو دیکھنا یہ ہوگا، کہ بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل کس پر تھا۔ ان میں سے اکثر جیسے عائشہ، ابن عباس، ابن عمر، علی، عثمان اور حذیفہ] عدمِ قطع کی طرف گئے ہیں، تو یہی مسلک راجح ہونا چاہیے۔ نسخ کی علامات میں سے یہ بھی ہے، کہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث قطع کے راوی ہیں، اور ان کا اپنا فیصلہ عدمِ قطع کا ہے۔ بحث کے اختتام پر ''صاحب المرعاۃ'' فرماتے ہیں: ''المحلّٰی'' پر شیخ احمد کی تحقیق سے معلوم ہوا، کہ حدیث (لَا یَقطَعُ الصَّلٰوۃ شَیٌٔ) متاخر ہے۔ یہ عمدہ تحقیق ہے، اور یہ زیادہ حقدار اور زیادہ لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے۔ (۱/۵۱۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ: 298

محدث فتویٰ